"شیعیانِ قدیم"

بعض دفعہ متکلمین شیعہ وسنی میں یہ بحث پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ شیعہ پہلے ہوئے ہیں یا سنی۔ ہر ایک فریق اپنی قدامت کو ثابت کرتا ہے۔ لیکن ارباب بصیرت سے مخفی نہیں ہے۔ کہ زمانہ نبوی میں شیعہ اور موجودہ عقائد شیعہ کا نام ونشان تک نہ تھا۔ جس اسلام کے جناب صدیقؓ پابند تھے۔ اُسی کے جناب علیؓ بھی تھے۔ اسکی تصدیق خود جناب علیؓ کے ایک خطبہ سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ جو آنجناب نے حضرت عثمان کو ان کی شہادت سے پہلے ارشاد فرمایا۔ اور جو کہ نہج البلاغۃ میں درج ہے

تاہم علمائے شیعہ نے اپنی قدامت کے ثابت کرنے میں بجد کوشش کی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا زمانہ تو بجائے خود انھوں نے تو قدامت ثابت کرنے میں آریوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ ملا باقر مجلسی فرماتے ہیں۔

"دیگر از کمالات آنحضرتؑ است کہ استاد جبرئیل است و اکثر ملائکہ عظام بفرمان او بودہ اند" تذکرۃ الائمہ مطبوعہ طہران صفحہ ۸۲

پہلے جب عوام شیعہ سے میں سنتا تھا۔ کہ جناب علی علیہ السلام جبریل کے بھی استاد ہیں تو یقین نہیں ہوتا تھا۔ مگر جب باقر مجلسی جیسے فاضل کی کتاب سے بھی اس کی تصدیق نکلی۔ تو پھر شک وشبہ کی گنجایئش نہیں رہی۔ خصوصاً اسلیئے کہ ملائے موصوف نے اپنی طرف سے ہی اس امر کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ ایک بہت بڑے محقق کی کتاب سے بھی ثابت کر دکھایا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ سلطان الحکماء خواجہ نصیر الدین محمد طوسی نے کتاب شان الکرام میں لکھا ہے۔ کہ ایکدن جبرئیل حضرت علیؑ کو دیکھ کر تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت رسالت پناہ صؐ نے فرمایا

اے جبرئیل تم اس جوان (علی) کی تعظیم کرتے ہو۔ اس نے عرض کیا۔ کیسے نہ کروں کہ انکو مجھ پر تعلیم کا حق ہے۔ آنحضرت نے پوچھا۔ کہ تمہیں تعلیم کس طرح دی کہا جسوقت خداوند تعالےٰ نے مجھکو پیدا کیا تھا۔ مجھ سے پوچھا تھا۔ کہ تو کون ہے اور میں کون ہوں۔ اور تیرا نام کیا ہے؟ اور میرا نام کیا ہے؟ جواب دینے سے میں حیرت زدہ اور خاموش تھا۔ اسی طرح ایک مدت تک مقام تحیر میں رہا۔ کہ عالم نور میں یہ جوان آحاضر ہوا۔ اور مجھکو تعلیم فرمائی اور کہا کہ اس طرح کہو۔ کہ تو پروردگار جلیل ہے۔ اور تیرا نام جمیل ہے پس بندۂ ذی علم اور نام میرا جبرئیل ہے۔ اسی لئے اسکو جو مینے دیکھا۔ تو تعظیم کی ہے۔ اسکے بعد آنحضرتؐ نے پوچھا۔ کہ تیری عمر کس قدر ہے (جبرئیل نے) عرض کی یا رسول اللہ ایک ستارہ ہے۔ جو ہر اسی ہزار سال کے بعد ایک دفعہ طلوع ہوتا ہے۔ اور میں نے اسکو تیس ہزار دفعہ دیکھا ہے۔ تذکرہ الایمہ صفحہ ۸۲

دوسرے ملائکہ کے شیعہ علی ہونیکا پتہ ایک اور حدیث سے لگ سکتا ہے۔ جو باقر مجلسی نے حیوۃ القلوب میں بیان کی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ملایکہ صرف شیعہ ہی نہیں۔ بلکہ غالی شیعہ ہیں۔ کیونکہ لکھا ہے۔ کہ حضرت علیؑ کے دیکھنے کا انکو اسقدر شوق غالب ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس علی کی ایک اور صورت پیدا کردی۔ اب ملائکہ جب کبھی سدرۃ المنتہیٰ کے پاس سے گزرتے ہیں۔ تو اسکی تعظیم و تکریم کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔ اصل فارسی عبارت یہ ہے۔ "واللہ کہ در آسمان دیدم صورت علی را نزد سدرۃ المنتہیٰ کہ حق تعالےٰ برائے مزید شوق رویت ملائکہ جمال آنحضرت را در آسمان خلق کردہ و دیدم کہ ملائکہ نزد آں صورت تذلل و تواضع میکروند" حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۸۷ مطبوعہ لکھنؤ

پھر صرف جبرئیل اور ملایکہ آسمان و عرش معلّی پر ہی اکتفا نہیں کی گئی بلکہ ابلیس یا شیطان کے پڑپوتے کو بھی حلقہ بگوش تشیع ظاہر کیا گیا ہے۔ چنانچہ جہاں سے جبرئیل والی روایت اوپر ہدیہ ناظرین کی گئی ہے۔ اسکے متصل بعد ہی دوسری روایت میں اسکا ذکر ہے۔ وھو ہٰذا

"اور جناب علی کے عجیب و غریب حالات کے اندر مروی ہے۔ کہ آنحضرت نے فرمایا۔ کہ ایکدن ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک مرد بلند قد مانند درخت کھجور کے مسجد کے اندر آداخل ہوا۔ ہم نے کہا یہ شخص آدم کی اولاد سے تو نہ ہوگا۔ اصحاب نے عرض کی۔ یا رسول اللہ آدم کی اولاد کے سوائے بھی کوئی (انسان) ہوتا ہے فرمایا۔ ہاں اور انہی میں سے ایک یہ ہے۔ پس وہ شخص نزدیک آیا سلام کہا۔ اور جواب پایا۔ پھر رسولِ خدا نے فرمایا۔ تو کون ہے۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ہام بن نوح بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں فرمایا۔ تیرے اور ابلیس کے درمیان دو واسطے ہیں۔ نہ اسنے عرض کی جی ہاں جس زمانہ میں ہابیل بن آدم نے اپنے بھائی قابیل کو قتل کیا تھا۔ میں طفل تھا اور کافروں کے گروہ میں داخل تھا۔ یہانتک کہ حضرت نوح کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اسکے بعد حضرت ہودؑ کی خدمت میں پہنچا۔ اور ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ اور ان سے آسمانی صحیفے پڑھے۔ بعد اسکے ادریس نبی کا زمانہ بھی دیکھا۔ اور پھر آپ کے باپ ابراہیم کے پاس گیا۔ انھوں نے مجھکو صحیفے پڑھا۔ (نمرود کی) آگ میں میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ اسکے بعد حضرت اسمٰعیل و اسحٰق و یعقوب کے پاس گیا۔ اور قید خانہ میں حضرت یوسف کا مونس تھا۔ پیچھے اسکے آپ کے بھائی موسیٰ کے پاس حاضر ہوا۔ اور توریت کو پڑھا۔ اور یوشع نبی اور داؤد نبی کی خدمت میں رہا۔ اور جالوت کے جنگ میں ان کا مددگار تھا۔ پھر سلیمان اور آصف

بن برخیا کی صحبتوں میں مشغول رہا۔ پھر آپ کے بھائی عیسیٰ کی خدمت کرتا رہا۔ اور سب پیغمبر خصوصاً عیسیٰ علیہ السلام آپ کو سلام کہتے تھے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ سب نبیوں اور رسولوں اور میرے بھائی عیسیٰ پر خدا کی رحمت اور برکت ہو۔ جب تک کہ زمین و آسمان رہیں۔ اور تم پر بھی ہو۔ کہ اس وصیت اور امانت کو محفوظ رکھا۔ اگر کوئی حاجت ہے۔ تو بیان کر۔ ہام نے عرض کی میری حاجت تو یہی ہے کہ اپنی امت کو حکم دے۔ کہ آپ کے وصی (جناب علی) کی طاعت اور فرمانبرداری کریں۔ اور ان کی مخالفت کرنے سے منع فرمائیں۔ کیونکہ میں اوصیا کی نافرمانی پر گذشتہ امتوں کی ہلاکت کو دیکھ چکا ہوں۔ اس پر آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اے ہام کیا تو میرے وصی کو پہچانتا ہے۔ ہام نے عرض کی یا رسول اللہ جیسے کہ مینے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے۔ اور انبیاء کی زبانی سنا ہے۔ اگر میں اسکو دیکھ پاؤں تو (ضرور) پہچان لونگا۔ آپؐ نے فرمایا۔ حاضران مجلس کو ملاحظہ کر کہ ان میں ہے یا کہ نہ۔ اس نے کہا یا رسول اللہ اس مجلس میں تو (وہ) نہیں ہیں۔ حضرت رسول نے حکم دیا۔ اے سلمان علی کو بلا لاؤ۔ پھر اس ہام سے دریافت فرمایا۔ بتلاؤ تو آدم کا وصی (خلیفہ) کون تھا۔ اسنے کہا کہ شیث تھا۔ اور شیث کا وصی انوش اور انوش کا قینان اور اسکا مہلائیل اور اس کا یرد۔ اور اسکا نبی مرسل ادریس۔ اور اسکا متوشلخ اور اسکا لمک۔ بعد اسکے سب نبیوں اور رسولوں میں سے لمبی عمر والے اور شکر اور اجر (شکر) میں سب سے زیادہ آپ کے باپ نوح تھے انکا وصی سام اور ان کا ارفخشد و افار و غابر و شارخ و اوقاریع اور اسکے بیٹے شروع اور ارعو اور بنا خود اور تارخ علی الترتیب وصی تھے۔ ان کی پیٹھ سے ابراہیم خلیل الرحمٰن ظاہر ہوئے۔ اور انکے بعد حضرت اسماعیل اور قیدار و نبت و اسحٰق و یعقوب و یوسف و یوشع و داؤد و سلیمان و آصف بارخیا بارخی

نبی اور وصی ہوا کئے حضرت عیسیٰ تک اور ایک ایک کے متعلق آنحضرتؐ دریافت فرماتے تھے۔ کہ اس (نبی) کا وصی کون تھا۔ وہ کہتا جاتا تھا۔ کہ فلاں تھا۔ حتّٰی کہ یہانتک پہنچ گیا۔ پھر (آنحضرتؐ) نے فرمایا۔ میرے وصی کا نام بھی تونے کسی آسمانی کتاب میں پڑھا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں قسم ہے اُس خدا کی جس نے آپکو ساتھ حق کے پیدا کیا ہے۔ کہ آپؐ کا نام توریت میں مید مید اور آپ کے وصی کا نام ایلیا ہے۔ اور انجیل میں آپ کا نام حمیا طا اور آپ کے وصی کا نام فارقلیط ہے۔ اور مید مید کے معنی طیّب ہے۔ اور حمیا طا کے معنے مصطفٰے اور ایلیا کے معنے صدیق اکبر اور فارقلیط کے معنے حبیب پروردگار اور زبور میں آپ کا نام ماح ماح ہے۔ یعنے کفر و شرک کا محو کرنیوالا اور آپ کے وصی کا نام بیدر ہے۔ یعنے فاروق اعظم (اسکے بعد) آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ میرے وصی کو تم کس طرح شناخت کرو گے۔ اس نے عرض کی کہ وہ میانہ قد گول چہرے والے کشادہ سینہ بڑی آنکھوں والے اور موٹی ران اور باریک پنڈلی اور بڑے پیٹ برابر کے شانوں والے ہیں۔ جب حضرت علی کا حلیہ یہانتک سنایا۔ تو وہ بھی برابر سے آن موجود ہوئے وہ لابلیس زادہ) بول اٹھا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں ھٰذا ھو یہی ہیں وہ یارسول اللہ یہی آپ کے وصی ہیں۔ اپنی امت کو وصیت فرما جائیے۔ کہ اسکی مخالفت ہرگز نہ کریں۔ ورنہ ہلاک ہوجائینگے جیسے گذشتہ امتیں ایسا کرنے پر ہلاک ہوگئیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ کہ مینے دوسری دفعہ بھی اپنی امت کو وصیت کردی ہے۔ اور جو کچھ کہنا چاہیئے کہہ چکا ہوں۔ اگر کوئی اور حاجت ہو تو بیان کر عرض کیا یارسول اللہ میری آرزو ہے کہ قرآن سے مجھے کچھ تعلیم دیجائے اور اپنے دین اور شریعت اور ضروری مسائل مجھے یاد کرادیں۔ تاکہ آپ کے طریق نماز و عبادت سے بہرہ مند ہوں۔ پھر اٹھکر حضرت ولی اللہ (علیؑ) کی تعظیم و

تکریم بجا لایا۔ پھر حضرت صلعم نے علی المرتضیٰ کو فرمایا۔ کہ جو کچھ لازم ہے اس کو سکھا دیں۔ انھوں نے سورہ فاتحہ و توحید و معوذتین و آیۃ الکرسی اور سورہ آل عمران اور اعراف اور انعام کی آیات اور بعض چھوٹی چھوٹی سورتیں اس کو یاد کرادیں۔ پھر اس نے آنحضرتؐ سے رخصت پا کر جناب علی سے کہا۔ کہ مینے کتابوں میں پڑھا تھا۔ کہ آپ اصلع ہیں (جس کے سر کے بال گرگئے ہوں) جناب علیؓ نے اپنا سر (مبارک) اسکو دکھلا کر فرمایا کہ ہاں پھر جناب علی سے بھی رخصت لیکر چلا گیا (البتہ) لیلۃ الحریر میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور صبح تک جہاد کرتا رہا۔ اور پھر غائب ہوگیا۔ اصبغ بن بناتہ کہتا ہے۔ کہ ایک مدت کے بعد مینے اسکا حال دریافت کیا۔ تو جناب علی نے فرمایا "ہام کشتہ شد" کہ ہام تو مارا گیا۔ اور اسکے حق میں دعا فرمائی" تذکرۃ الائمہ صفحہ ۸۴

پھر اور تو اور لکھا ہے کہ حضرت عزرائیل بھی حضرت علی کے تابع فرمان ہیں۔ اور انہی کے حکم سے روح قبض کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ و دیگر عزرائیل بفرمان او روح قبض میکند" تذکرۃ الائمہ صفحہ ۸۵

ایسی ایسی عجیب و غریب روایات سے بھی مسئلہ قدامت شیعہ ثابت ہو یا نہ ہو لیکن بالغ نظر ناظرین پر کم از کم اسقدر تو واضح ہو جائیگا۔ کہ شیعوں کو روایت سازی میں کیسی مشق رہی ہے۔ کتب شیعہ اس قسم کی روایات سے بھری پڑی ہیں کاش عقلمند شیعہ انکو مطالعہ کرکے اس امر کا فیصلہ کریں۔ کہ انکے عقائد بعض دفعہ تعلیم اسلام سے کسقدر دور اور عبد اللہ ابن سبا کی تعلیم سے کسقدر نزدیک ہو جاتے ہیں۔ جن صاحبوں نے عبد اللہ ابن سبا کے حالات تشحیذ کے کسی گذشتہ نمبر میں پڑھے ہوئے ہیں۔ اس مضمون کے مطالعہ سے انکو خاص دلچسپی پیدا ہوگی والسلام۔

خاکسار خادم حسین خادم بھیروی